سوال

(39) کیا پاکستانیوں کو قربانی نہیں کرنی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہا جا رہا ہے کہ اس وقت پاکستانی قوم پر قربانی نہیں کیونکہ پوری قوم مقروض ہے۔ اس لیے ہم پہلے "قرض اتارو ملک سوارو" سکیم میں بھرپور حصہ لیں۔ جب یہ قرض ادا ہو جائے تو پھر ہم قربانی کریں۔ قرآن وسنت کی رو سے اس مسئلہ کو واضح کریں جزاک اللہ خیرا (ابو ہاشم لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کے خلاف یہودی عیسائی اور بے دین قومیں مختلف اوقات میں سازشوں کے جال بنتے رہتے ہیں۔ یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے۔ قربانی جیسی اہم سنت کو ایک سودی قرضے کے ذریعے ختم کرنا جرم عظیم ہے۔ یہ بات درست ہے کہ انسان اپنی ضروریات زندگی کے تحت قرض لے سکتا ہے۔ قرآن وسنت میں اس کی کئی ایک واضح نصوص موجود ہیں اور اس قرض کی ادائیگی کا بھی شریعت ہمیں حکم کرتی ہے لیکن سود پر قرض لینا یعنی قرض کے ساتھ زائد رقم کی ادائیگی حرام ہے جیسا کہ کئی ایک اثر میں وارد ہے کہ:

"كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا" (تفسیر احسن البیان ص:121)

"جو قرض نفع لائے وہ سود ہے۔"

زمانہ جاہلیت میں قرض کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں سود در سود کی بنا پر اصل رقم میں اضافہ ہوتا چلا جاتا حتیٰ کہ تھوڑی سی رقم بھی پہاڑ بن جاتی جس کی ادائیگی انتہائی گراں ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے اس نظام کے خاتمے کے لیے کئی ایک آیات نازل کیں جن میں اسے بالکل حرام قرار دے دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: اگر کوئی شخص تنگ دست و ضرورت مند ہے اور وہ قرض لیتا ہے تو اسے آسانی تک مہلت دے دو۔ اگر قرض معاف کر دیا جائے تو اسے بہتر قرار دیا گیا۔ اس کی فضیلت میں بھی کئی ایک احادیث صحیحہ صریحہ موجود ہیں سودی نظام اور اسلامی نظام میں بہت زیادہ فرق ہے سودی نظام سراسر ظلم و زیادتی، سنگ دلی اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ کیونکہ سود لینے والا یہ نہیں دیکھتا کہ جسے رقم بطور قرض دی ہے اس کی پوزیشن کیا ہے اس کو اپنے متعین نفع سے غرض ہوتی ہے جبکہ دین اسلام دوستی، ہمدردی، تعاون اور ایک دوسرے کو سہارا دینے کا نظام ہے۔ مسلمان اس پر رحمت نظام کو نہ اپنائیں تو اس میں اسلام کا کیا قصور ہے۔

نواز شریف کی "قرض اتارو ملک سنوارو" سکیم خالصتاً اسی سودی نظام پر مشتمل ہے کیونکہ اصل رقم جس کی ادائیگی کرنی ہے۔ بہت تھوڑی ہے جبکہ اس پر سود در سود کی شکل میں کئی گنا زیادتی ہو چکی ہے۔ لہٰذا نواز شریف صاحب کو بحیثیت مسلم یہ اعلان کرنا چاہیے کہ ہم صرف اصل رقم واپس کریں گے۔ باقی سودی رقم ہم ادا نہیں کریں گے کیونکہ سود کو اللہ تعالیٰ

نے حرام کیا ہے اور سود خور کو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والا قرار دیا ہے سود کی حرمت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَـٰفًا مُّضَـٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ١٣٠ ... سورة البقرة

"اے ایمان والو! یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ امید ہے کہ فلاح پا جاؤ گے ۔"

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی مذمت کرتے ہوئے اس پر لعنت کی ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : (لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ)، وَقَالَ : (هُمْ سَوَاءٌ)"

(مسلم (1598) مسند احمد 3/304 ابو یعلیٰ 3/377 بیہقی 5/275) شرح السنہ 8/54)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے دونوں گواہوں اور لکھنے والے پر لعنت کی اور فرمایا یہ گناہ میں برابر ہیں ۔ "سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهَى عَنِ الوَاشِمَةِ وَالمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ المُصَوِّرَ "

(بخاری مع فتح الباری 3/314 (2086) مسند احمد 09، 4/308 مسند طیالسی (1143) طبرانی کبیر 22/20۔ بیہقی 2/9)

"میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا ۔ انھوں نے اس کے حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالنے کا حکم دیا تو وہ توڑ دیئے گئے ۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، خون کی قیمت، گودنے والی گدوانے والی، سود کھانے اور کھلانے سے منع کیا اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ۔ "

(اسی طرح یہی حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن ابو داؤد (3333) ترمذی (1206) مسلم (2277) مسند احمد، 1/393،394،453، 403 مسند طیالسی (343) ابن حبان (1112) بیہقی 5/275 میں مروی ہے)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَـٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْبَيْعُ مِثْلُ ٱلرِّبَوٰا۟ ۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟ ٢٧٥ ... سورة البقرة

"جو لوگ سود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جیسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہوتا ہے اور اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام ۔ "

دوسرے مقام پر فرمایا :

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩ ... سورة البقرة

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو کچھ تمھارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر واقعی ایمان لائے ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمھارے خلاف اعلان جنگ ہے ۔ اب بھی توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حق دار ہو۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا

جائے۔"

اس آیت کریمہ میں ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور مصیبت ونافرمانی کے ارتکاب پر وارد نہیں ہوئی۔ اسی لیے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اسلامی مملکت میں سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑا دے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

لیکن ہمارے ملک کی حالت اس سے بھی ابتر ہے، یہاں ایک فرد نہیں بلکہ مسلمانوں کے حکمران خود سودی نظام کو برقرار رکھنے پر تلے ہوئے ہیں اور اسی سودی نظام میں اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ نکلنے کا نام بھی نہیں لیتے۔ حالانکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو ایک حکمران بھی تھے انھوں نے سود کی حرمت کے ساتھ ہی سارا سودی نظام جو زمانہ جاہلیت سے تھا یکسر ختم کر ڈالا جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک طویل حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق ہے۔ اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس آخری خطبے میں ارشاد فرمایا:

"وربا الجاہلیۃ موضوع، وإن أول ربا أضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب"

"یقیناً جاہلیت کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے پہلا سود جو میں چھوڑتا ہوں۔ وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔"

(یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ صحیح مسلم کتاب الحج (147) مسند احمد (5/73) المنتقی لابن الجارود (468) موطا کتاب البیوع (83) ابن ماجہ 2/1025 (3074) ابوداؤد مع عون 2/128 وغیرہ میں مروی ہے)

بلکہ مسند احمد 5/73، (20172) میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ فرمایا:

"فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ"

"تمھارے لیے اصل سرمایہ ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

یعنی اگر اصل زر سے زیادہ وصول کرو گے تو یہ تمھاری طرف سے ظلم ہو گا اور اگر تمھیں اصل زر بھی نہ دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہو گا۔

مذکورہ بالا حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ اگر کسی آدمی نے سود پر لین دین کیا ہو تو اسے سود کی حرمت معلوم ہونے پر سارا معاملہ ختم کر دینا چاہیے صرف اپنا اصل سرمایہ لینا چاہیے۔

لہٰذا ہماری حکومت کو جہاد کا علم تھامتے ہوئے ان یہودی بینکوں کو صرف اصل رقم جو قرض لی ہے۔ اسے واپس کرنا چاہیے نہ کہ اس پر سود در سود کیونکہ کسی مسلم حکمران کو ایسے سودی نظام کی حمایت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اسے ختم کرنے کے لیے جہاد کرنا چاہیے پوری قوم کو جو اسی سودی نظام میں جکڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ انتہائی افسوناک ہے اور قوم کا بھی اتنی خطیر رقم سود اتارنے کے لیے جمع کروانا سود پر تعاون ہے جو شرعاً حرام ہے ارشاد باری ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ٢ ... سورة المائدة

" نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں تعاون کرو۔ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

معلوم ہوا کہ اس سودی کام میں تعاون کرنا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں یہودی بینکوں سے قرض جن سرمایہ داروں اور وڈیروں نے کیا ہے، حکومت کو چاہیے کہ ان خاندانوں کو پکڑے اور ان سے اصل رقم وصول کرے۔ غریب عوام کو اس کام میں ملوث کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

لہذا پوری قوم کو خواہ مخواہ مقروض قرار دے کر قربانی جیسی سنت جلیلہ سے محروم کرنا بھی دین اسلام کے خلاف سازش اور یہودیت کی حامیت ہے ہر مسلم کو جو قربانی کرنا چاہتا ہے اس سازش سے بچنا چاہیے اور سنت ابراہیمی کو ترک نہیں کرنا چاہیے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2 ۔کتاب الاضحیۃ۔ صفحہ نمبر 323

محدث فتویٰ